سوال

پچھلے ہفتہ میرے اور بیوی اوراس کی میں سالہ بیٹی جوکہ اپنی چھوٹی سی بچی کے ساتھ ابھی تک ہمارے ساتھ گھر میں ہی رہائش پذیر ہے کے مابین کسی مسئلہ پر گفتگو ہوئی جس میں میں نے اپنی بیوی کوایسی بات کہہ دی جس سے وہ غصہ میں آگئی اورمیرے ساتھ بڑی گندی زبان استعمال کرنے لگی اوربے وقوف بن کراجڈپن اختیار کرلیا، اورمیرے ساتھ بہت ہی سخت رویہ اختیار کرلیا جس کی بنا پر میں نے اس کا چہرہ پکڑااور تھوڑا سا دباتے ہوئے مسکرانے بھی لگا۔ لیکن مجھے پتہ ہی نہ چلا کہ اچانک اس نے مجھے مارنا شروع کردیا اوراپنی ٹانگیں بھی مجھ پر چلائیں، میں نے اس اپنے قابو میں کرلیاتا کہ وہ میرے چہرے پر نہ مارسکے، تواس وقت اس کی بیٹی نے بھی دخل اندازی کرتے ہوئے میرے سر پر مارنا شروع کردیا لیکن میں نےاپنے آپ پر قابو پایا اورغصہ میں نہیں آیا۔ اس سارے واقعہ کے بعد اس کی بیٹی نے پولیس میں رپٹ درج کرادی اورپولیس نے سب کوبلاکر تفتیش کی اورمعاہدہ کی دستاویز تحریر کی۔ بیوی نے اپنی بیٹی کے اس سارے سلوک پر کوئی افسوس کا اظہار نہیں کیا بلکہ اس نے ایسا تصرف کیا ہے کہ اس کی بیٹی کےلیے ایسا اسلوب اختیار کرنا جائز تھا، اب میں توفی الحال اس گھر میں ان کے ساتھ نہیں رہتا، اورحقیقت بھی یہی ہے کہ میں ان کے پاس واپس بھی نہیں جانا چاہتا، لیکن فی الواقع میں اپنی بیوی کے بارہ میں بہت اہتمام کرتا ہوں اورپوری کوشش کرتا ہوں کہ اس کے ساتھ وہ اسلوب اختیار کروں جوقرآن مجید اورسنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہے، لیکن وہ قرآن اورسنت کی طرف اس وقت ہی مائل ہوتی اورعمل کرتی ہے جب بالکل غصہ سے خالی ہو۔ اب اس موقف نے میرے عزم میں بہت ہی کمزوری پیدا کردی ہے، میں جس چیز کی کوشش کررہا ہوں وہ یہ میں حقیقی اسلامی تعلیمات کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتا ہوں، آپ سے گزارش ہے کہ اس موضوع میں میرا تعاون فرمائیں، والسلام علیکم۔

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اوردورو وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعدازاں :

یہ جاننا ضروری ہے کہ خاونداور بیوی کے مابین جس وجہ سے مشکلات اورپریشانیاں پیدا ہوتی ہیں حتی کہ وہ اس کی وجہ سے بہت ہی بری حالت تک پہنچ جاتے ہیں وہ ایک دوسرے کے حقوق کی پہچان نہ کرنا ہے کہ خاونداور بیوی ایک دوسرے کے حقوق کی پہچان نہیں کرتے اورپھر اس کی وجہ سے ان کی ادائیگی بھی نہیں ہوتی۔

اسلام نے ان حقوق کوخاونداور بیوی دونوں پرلازم کیا ہے اوراس کی باربارتاکید کی ہے اورایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی پر ابھارا بھی ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اورعورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان مردوں کے ہیں بھلائی کے ساتھ، ہاں مردوں کو عورتوں پر فضیلت اوردرجہ حاصل ہے البقرۃ (228)۔

تویہ اس بات کی نص ہے کہ خاونداور بیوی دونوں کے ایک دوسرے پر حق واجب ہیں جوکہ ان دونوں کوادا کرنے ضروری ہیں، تواس طرح دونوں کے مابین ہرناحیہ سے توازن قائم رکھا گیا ہے تاکہ ان کی ازدواجی زندگی میں استقرار پیدا کرنے میں معاون ثابت ہوسکے، اوراس کی معاملات وامور میں استقامت پیدا ہو۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اس آیت کے بارہ میں کہتے ہیں :

یعنی ان عورتوں کے خاوند پر یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی بیویوں کے ساتھ حسن معاشرت اوراچھے طریقے سے صحبت رکھیں اوراسی طرح ان بیویوں پر بھی ہے کہ وہ بھی ایسا ہی کریں اوراپنے خاوندوں کی اس میں اطاعت کریں جواللہ تعالی نے ان پر واجب کیا ہے۔

اورابن زید رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

تم ان عورتوں کے بارہ میں اللہ تعالی کا ڈراور خوف اختیار کرواوراسی طرح ان عورتوں پر بھی ہے کہ وہ بھی تمہارے بارہ میں اللہ تعالی کا ڈراور خوف اختیار کریں ۔

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

یہ آیت مکمل اورسارے حقوق زوجیت کوعام ہے ، ان حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ :

غلطیوں اوربے ہودہ باتوں سے کنارہ کشی اختیار کی جائے اوردرگزر کیا جائے ، اورخاص کرجن اقوال اوراعمال میں برائی کا قصد نہ ہو ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(سارے کے سارے بنوآدم خطاکارہیں اورسب سے بہتر خطاکاروہ ہے جوتوبہ کرلے) سنن ترمذی حدیث نمبر (2510) صحیح الجامع (171/4) ۔

تواس لیے خاوند اور بیوی دونوں کےلیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے ساتھی کوبرداشت کرے اور تحمل کا مظاہرہ کرے اس لیے کہ ہرانسان غلطی کرسکتا ہے ، توپھر لوگوں میں سب سے زیادہ احتمال کا حقدار تووہ ہے جس سے زیادہ میل جول اورمعاشرت ہو ، تواس لیے ہرایک کوچاہیے کہ وہ دوسرے سے اسی طرح کا مقابلہ نہ کرے جس طرح کہ ایک کرتا ہے ۔

یعنی اگرخاونداور بیوی دونوں میں سے ایک دیکھتا ہے کہ دوسرا غصہ میں ہے توایک کوچاہیے کہ وہ اپنے غصہ پرقابو پائے اورغصہ پی جائے اوراسی وقت اس جیسا ہی جواب نہ دے ، بلکہ اسے صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنا چاہیے ۔

اسی لیے ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی بیوی کوکہا تھا :

اگر تم مجھے غصہ میں دیکھو تومجھے راضی کرو ، اورجب میں تجھے غصہ میں دیکھوں تومیں تجھے راضی کرونگا ، وگرنہ ہم ایک دوسرے کے ساتھی نہیں بنتے ۔

امام اہل سنت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالی عنہ نے عباسۃ بنت الفضل جوکہ ان کے بیٹے صالح کی والدہ ہیں سے شادی کی تواس کے حق میں یہ بات کہا کرتے تھے :

ام صالح نے میرے ساتھ بیس برس گزارے ، اوراس مدت میں ہمارے مابین کبھی بھی ایک کلمہ کا اختلاف نہیں ہوا ۔

خاونداور بیوی کے مابین سب سے عظیم اوربڑا حق تویہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کواللہ تعالی کی اطاعت وفرمانبرداری کی نصیحت کرتے رہیں ، حدیث شریف میں ہے کہ کچھ صحابہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اورسوال کرنے لگے :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگرہمیں یہ پتہ چلے کہ سب سے بہتر اورپھا مال کونسا ہے توہم اسے حاصل کریں ؟

تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا :

(سب سے افضل مال ذکر کرنے والی زبان ، اورشکر کرنے والا دل ، اورمومنہ بیوی جوایمان پراس کا تعاون کرے) مسند احمد (278/5) سنن ترمذی حدیث نمبر (3039) صحیح الجامع حدیث نمبر (5231) ۔

پھر یہ بھی مرد کے لائق نہیں کہ جب وہ اپنی بیوی سے کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تواس پر غصہ اورناراض ہو ، اس لیے کہ اگروہ اس سے کوئی ناپسند چیز دیکھتا ہے توکسی دوسری چیز پروہ اس سے راضی بھی ہوگا تواس طرح وہ اس کے مقابلہ میں ہوگی ، اوراس کا ذکر توحدیث میں بھی ملتا ہے :

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(مومن مرد مومنہ عورت سے ناراض نہیں ہوتا اوراس سے بغض نہیں رکھتا ، اگر ایک چیز اس نے اس میں بری دیکھی ہے تو کسی اورچیز سے وہ خوش ہوجائے گا) صحیح مسلم حدیث نمبر (36) ۔

سمرۃ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(بلاشبہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اوراگر آپ پسلی کو سیدھا کرنے کی کوشش کرینگے تو اسے توڑ بیٹھیں گے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔) مسند احمد (8/5) صحیح ابن حبان حدیث نمبر (1308) صحیح الجامع (163/2) ۔

ازدواجی زندگی کو صاف شفاف اوراچھی گزارنے میں سب سے زیادہ مددگار اور عظیم چیز حسن خلق ہے ، اوراسی لیے اسلام نے حسن خلق کی شان اورقدر بلند کی ہے ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم حسن اخلاق اور معاملات میں حد کمال کی انتہاء کو پہنچے ہوئے تھے اوران میں یہ بدرجہ اتم موجود تھا ۔

ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(میزان میں حسن خلق سے بھاری کوئی چیز نہیں ہوگی ، اور حسن اخلاق کا مالک شخص صوم وصلاۃ والے شخص کے درجہ کو پہنچے گا) سنن ترمذی حدیث نمبر (2003) سنن ابوداود حدیث نمبر (4799) ۔

اورابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(مومنوں میں سب سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو ، اور تم میں سب سے زیادہ بہتر اوراچھا وہ ہے جو اپنی عورتوں کے لیے اچھا ہو) سنن ترمذی (1/ 217) مسند احمد (250/2) دیکھیں السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی حدیث نمبر (284) ۔

اور حسن معاشرت میں یہ بھی شامل ہے کہ : اللہ تعالی کے حقوق کے علاوہ کسی اورچیز میں غصہ کو پیا جائے اور ہر چھوٹے بڑے معاملے کے پیچھے نہ پڑا جائے ہر چھوٹی بڑی چیز میں ڈانٹ ڈپٹ نہ کی جائے ، اللہ تعالی نے بھی ہماری راہنمائی کرتے ہوئے کچھ اس طرح فرمایا ہے :

اوران کے ساتھ حسن معاشرت اوراچھے طریقے سے بودوباش اختیار کرو ، اوراگر تم انہیں ناپسند کرو تو ہوسکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اوراللہ تعالی اس میں خیر کثیر فرمادے ۔

تواگر عورت اپنے خاوند کی نافرمانی کرے اوراس کی اطاعت نہ کرتی ہو تو خاوند کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اسے شرعی ادب سکھائے ، اللہ تعالی نے اسی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے :

مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالی نے ایک کو دوسرے پر فضیلت عطا فرمائی ہے ، اوراس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں ، پس نیک وصالح اورفرمانبردار عورتیں خاوند کی عدم موجودگی میں اللہ تعالی کی حفاظت کے ساتھ نگہداشت کرنے والیاں ہیں ، اور تمہیں جن عورتوں کی نافرمانی اوربددماغی کا ڈر ہو انہیں نصیحت کرو ، اورانہیں الگ بستروں پر چھوڑ دو ، اورانہیں مار کی سزا دو ، پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرلیں تو ان پر کوئی راستہ تلاش نہ کرو ، بے شک اللہ تعالی بڑی بلندی اور بڑائی والا ہے النساء (34) ۔

تواس آیت سے پتہ چلا کہ خاوند کو اپنی کے بیوی کے بارہ میں یہ حق حاصل ہے کہ جب وہ نافرمانی کرے تو وہ اسے شرعی ادب سکھائے جس میں اسے اسلوب اورطریقہ کار کا خیال رکھنا ہوگا اور بتدریج مار کی سزا تک جائے گا جس میں کچھ شروط بھی پائی جاتی ہیں ۔

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں اس جگہ کے علاوہ کسی بھی چیز کے بارہ میں مار کی سزا کا صراحتا حکم نہیں دیا اور یہاں بھی کچھ حدود وقیود کے ساتھ ذکر کیا ہے ۔

اور خاوندوں کی نافرمانی کرنے کو کبیرہ گناہ کے برابر قرار دیا ہے ۔ ۔ ۔

اور آیت میں نشوز کا معنی نافرمانی ہے ، یعنی جن عورتوں کی نافرمانی اور سرکشی کا تمہیں ڈر ہے کہ وہ اللہ تعالی کی جانب سے خاوند کی واجب کردہ اطاعت نہیں کریں گی تو اللہ تعالی نے انہیں ادب سکھانے کے لیے کچھ درجات مقرر کیے ہیں :

سب سے پہلے تو انہیں علیحدگی اور مار کی بجائے وعظ و نصیحت کی جائے گی ، اور عورت کو یہ بتایا جائے گا کہ اللہ تعالی نے اس پر حسن صحبت اور حسن معاشرت واجب کی ہے کہ وہ خاوند کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے ، اس میں بھی رویہ اور لہجہ نرم رکھا جائے گا لیکن اگر یہ فائدہ نہ دے تو پھر اس کے بعد والے قدم کی طرف جایا جائے گا ۔

دوسرا قدم :

اس کے بعد دوسرا قدم یہ ہے کہ اسے بستر سے علیحدہ کردیا جائے اور اس کے ساتھ نہ سویا جائے ، یا پھر اس کی طرف سے منہ دوسری طرف کرکے سویا جائے ، لیکن چار مہینہ سے زیادہ علیحدہ رہنا صحیح نہیں ، کیونکہ یہی وہ مدت ہے جو ایلاء کے لیے رکھی گئی ہے ، اور اس میں یہ بھی ضروری ہے کہ علیحدگی سے مقصد یہ ہونا چاہیے کہ اسے ادب سکھانا اور اس کی اصلاح کرنی ہے نہ کہ اس سے انتقام لینا ہے ۔

تیسرا قدم :

سب سے آخری قدم یہ ہے کہ اسے مار کی سزا دی جائے لیکن یہ مار شدید قسم کی اور زخمی کرنے والی نہیں ہونی چاہیے اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اور انہیں مار کی سزا دو

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

اسے بستر سے الگ کردو اگر تو وہ بات مانتی ہوئی اطاعت کرلے تو ٹھیک وگرنہ اللہ تعالی نے آپ کو مار کی سزا دینے کی اجازت دی ہے جو کہ شدید نہ ہو اور زخمی نہ کرے ، اور خاوند کو یہ خیال رکھنا چاہیے کہ مار صرف ادب سکھانے اور اسے ڈانٹنے کے لیے ہے اس کے علاوہ کوئی اور مقصد نہیں ، تو اس میں اسے تخفیف اور ہلکی مار کا خیال کرنا چاہیے یعنی ہلکی چپت وغیرہ ۔

عطاء رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا کہ ضرب غیر مبرح کیا ہے ؟ یعنی کونسی مار ہے جو سخت نہیں ؟

تو ان کا جواب تھا : مسواک وغیرہ سے مارنا ۔

اور حدیث میں بھی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو عورتوں کے بارہ میں وصیت کرتے ہوئے فرمایا ہے :

(عورتوں کے متعلق اللہ تعالی کا ڈر اور خوف اختیار کرو بلاشبہ تم نے انہیں اللہ تعالی کی امانت کے ساتھ حاصل کیا ہے اور اوران کی شرمگاہوں کو اللہ تعالی کے کلمہ سے حلال کیا ہے ، تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ جسے تم ناپسند سمجھتے ہو وہ تمہارے گھر میں داخل نہ ہو ، اور اگر وہ ایسا کریں تو انہیں مار کی سزا دو لیکن شدید اور سخت نہ مارو) حدیث صحیح ہے ۔

خاوند پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ نازک جگہوں پر مارنے سے پرہیز کرے مثلا سر، اور پیٹ وغیرہ، اور اسی طرح چہرے پر بھی نہ مارے اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر مارنے سے عمومی طور پر منع فرمایا ہے۔

اور معاویہ بن حیدۃ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر کسی ایک کی بیوی کا حق ہم پر کیا ہے؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم خود کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ، اور جب خود لباس پہنو تو اسے بھی پہناؤ، اور اس کے چہرے کو بدصورت نہ کہو اور چہرے پر نہ مارو۔

سنن ابوداود (244/2) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1850) مسند احمد (446/4)۔

اور جب وہ نافرمانی ختم کردے اور اس سے باز آجائے تو خاوند کے لیے جائز نہیں کہ وہ اسے سزا دینے میں بہانے تلاش کرتا رہے اور زیادتی کرے یا پھر اسے باتوں اور کسی فعل کی سزا دے جیسا کہ اللہ تعالی نے بھی فرمایا ہے:

اگر تووہ تمہاری اطاعت کرنے لگیں تو پھر ان پر کوئی راستہ نہ تلاش کرتے پھرو۔

اور آپ کی مشکل کے بارہ میں اگرچہ اس کی تفصیل کا ہمیں علم نہیں کہ آپ نے اپنی بیوی کو کیوں مارا ہے، اور اس کی وجہ سے آپ کی بیوی اور اس کی بیٹی نے آپ پر زیادتی کی ہم یہ گزارش کریں گے کہ:

ہم نے تو اس سے یہ سمجھا ہے کہ آپ نے ہی مشکل پیدا کرنے کی ابتدا کی اور مارنے کی ابتدا بھی کی اور پھر اسے ہنس کر غصہ دلایا، اور پھر اس کے بعد اس اور اس کی بیٹی کی جانب سے غلطیاں ہونا شروع ہوئیں۔

ہم آپ کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنی بیوی کو واپس لائیں اور دونوں اکٹھے ایک ہی گھر میں رہیں، اور آپ اپنی بیوی کو نصیحت کریں اور اس کے سامنے اپنی غلطی کا اعتراف کریں، اور پھر اس کے سامنے اس کی نافرمانی کا ذکر کریں کہ یہ بھی ایک بڑی غلطی اور کوتاہی ہے اور آپ کی اطاعت نہ کرنا جرم ہے، اور پھر اس کا مارنا بھی صحیح نہ تھا اور اسی طرح اس کی بیٹی نے بھی غلط کام کیا ہے۔

اور اس بچی کو بھی سمجھانا ضروری ہے کہ تو اپنی والدہ کے خاوند کے پاس مہمان ہے، جس نے تجھے اپنے گھر میں جگہ دی اور تیرے ساتھ احسان کیا ہے اس کا احترام کرنا ضروری ہے، اور اگر اس بچی کا آپ کے ساتھ رہنا آپ کے لیے مشکلات پیدا کرتا ہے اور تعلقات خراب ہوتے ہیں تو پھر آپ اپنی بیوی اور اس بچی کو کسی مستقل رہائش میں رہنے پر راضی کریں اور سمجھوتہ کرلیں۔

اور اللہ تعالی سے مدد حاصل کریں اور صبر و تحمل کا مظاہر کریں اور اپنی بیوی کے ساتھ حسن خلق کا مظاہرہ کریں، ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ دونوں کے دلوں میں محبت والفت ڈال دے، اور آپ کے حالات درست فرمائے۔ اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں برسائے۔

واللہ اعلم.

الشیخ محمد صالح المنجد